

محبوب کی بزمِ کافرش پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوستوں سے عیش و نشاط میں مشغول تھا۔

عاشق کے دل سے جو سوز اٹھتا تھا، اس نے سانس کو بھی سراپا آگ بنا دیا تھا، اس لیے سانس عاشق کی مجلسِ بخودی میں شمع بن گیا۔ محبوب کی بزم میں پھولوں کی کثرت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا فرش جلوہ گل کا نقشہ پیش کرنے لگا۔

۷۔ **تشریح**۔ محبوب کے ہاں فرش سے عرش تک رنگ کی لہروں کا طوفان تھا، یعنی عیش و نشاط اور رنگینی و شادمانی کی بہتات تھی۔ اس کے برعکس عاشق کے ہاں زمین سے آسمان تک ہر چیز جل جانے اور جلا دینے کے قابل تھی، یعنی محرومی اور انتہائی غمگینی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس شعر میں پھر محبوب اور عاشق کی کیفیت بیان کرنے کی ترتیب بدل گئی۔

۸۔ **لغات**۔ خونِ نابہ : خالص خون، یہاں مراد ہے خون کے آنسو۔

تشریح : میرا دل ناخنِ غم کی کاوش سے لذت پائے ہوئے تھا۔ یہ متضاد حالت دیکھ کر یکایک جوش میں آیا اور آنکھوں سے خون کے آنسو ٹپکانے لگا۔

۱۔ **لغات**۔ سپند :

حرمل کا کالا دانہ، جو نظر بد سے بچاؤ کے لیے آگ پر ڈالتے ہیں اور وہ چمکتا ہے۔

تشریح : رات دل سے جو

نالہ اٹھتا رہا، اس میں تاثیر بالکل

غائب تھی۔ جب میرا محبوب غیر

کی بزم وصل کو آراستہ کیے ہوئے

تھا تو نالہ اس گرجہ شانہ میل جہول

نالہ دل میں شب، اندازِ اثرِ نایاب تھا
تھا سپندِ بزم وصل غیر گو بے تاب تھا
مقدمِ سیلاب سے دل کیا نشاطِ آہنگ ہے

خانہ عاشق مگر سازِ صدائے آب تھا

نازشِ آیامِ خاکستر نشینی، کیا کہوں

پہلوئے اندیشہ، وقفِ بسترِ سنجاب تھا